السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جنتی جنت میں ہمیشہ رہے گا۔ جب تک خدا کی خدائی رہے گی یا آخر میں کبھی چل کر معدوم ہوجائے گا۔ زید کہتا ہے کہ خدا کی خدائی جب تک رہے گی۔ تب تک جنتی کا جنت میں رہنا غیر ممکن ہے۔ جب کہ پارہ عم میں سورہ لم یکن الذین میں مذکور ہے کہ کافر اور مشرک ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اور آپ نے 16 جولائی 1943ء سمہ کے پرچہ میں فتویٰ پر جواب لکھا ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ جہنم خالی ہوجائے گی جب کہ خالدین فیھا۔ ہے۔۔ ایسا ہی جنت بھی شاید ایک دن خالی ہوجائے گی۔ چونکہ جنت کے بارے میں کیا جہنم بھی اٹھا دی جائے گی۔ خالدین فیھا ۔ آیت ہے قرآن وحدیث صحیح سے جواب دیں۔ اللہ اجر عظیم دے گا۔ ان شاء اللہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنت اور جہنم میں فرق ہے۔ یہ فرق دراصل قرآن مجید کی آیتوں میں صاف ملتا ہے۔ جہنمیوں کی بابت ارشاد ہے،۔ خٰلِدین فیھا ما دامَتِ السّمٰوٰتُ وَالأَرضُ اِلّا ما شاءَ رَبُّکَ اِنَّ رَبَّکَ فعّالٌ لما یُرِیدُ ١٠٧ جنتیوں کی بابت آیا ہے۔ وَأَمَّا الّذینَ سُعِدوا فَفِی الجَنّةِ خٰلِدین فیھا ما دامَتِ السّمٰوٰتُ وَالأَرضُ اِلّا ما شاءَ رَبُّکَ عَطاءً غَیرَ مَجذوذٍ ١٠٨

سورہود) پہلی آیت سے بعض علماء نے سمجھا ہے کہ جہنم کا عذاب ختم ہوجائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے اس کے قائل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور متاخرین علماء میں امام ابن تیمیہ۔) ابن قیم اور ان کے اتباع ہیں۔ دوسری آیت میں جنتیوں کے غیر مجذوز کا لفظ آیا ہے۔ یعنی جنتیوں کی عطا غیر منقطع (دائمی) ہوگی۔ اس لئے جنت اور دوزخ میں فرق ہے۔

تنقید از حضرت علامہ نواب صدیق حسن خان صاحبؒ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ أُولٰئِکَ أَصحٰبُ النّارِ ھُم فیھا خٰلِدونَ یہ آیت قرآن مین بہت جگہ آئی ہے۔ اور فرمایا وَما ھُم بِخٰرِجینَ مِنَ النّارِ ١٦٧ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا ہے ہے کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار نار میں داخل ہوجائیں گے تو ایک موذن ان کے درمیان آذان دے گا۔ کہ یا اہل الجنة لا موت ویا اہل النار لا موت کل خالد فیھا ہو فیہ رواہ الشیخان اور حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ذکر موت کے ذبح کرنے کا درمیان جنت اور نار کے آیا ہے۔ پھر یہ کہہ یا جائے گا۔ **یا اہل الجنة خلود ولا موت ویا اہل النار خلود ولا موت** اس باب میں کئی حدیثیں نزدیک ترمذی وحاکم اور ابن ماجہ کے آئی ہیں۔ اور صحت کو پہنچی ہیں۔ غرض یہ کہ قرآن وحدیث دونوں کی دلیل سے خود اہل دارین کا ابد الاباد تک بخوبی ثابت ہے۔ اور اہل سنت جماعت نے اس پر اجماع اور اتفاق کیا ہے۔ کہ نہ عذاب کفار کا منقطع ہوگا اور نہ اہل جنت کا انقطاع ہوگا ہاں جہمیہ فناء جنت ونار کے قائل ہیں اور اس مسئلے میں سات قول ہیں۔ جن کا ذکر اصل رسالے میں موجود ہے۔ (جو عربی ہے اور جس کا نام یقظة اولی الاعتبار مما ردالنار واصحاب النار ہے۔) لیکن بعض صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین نے یہ کہا ہے کہ یہ جنت غیر منقطع ہے۔ اور نار ایک دن فانی ہو کر عذاب نار کا ذائل ہوجائے گا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن القیم بھی اسی طرفف مائل ہیں۔ مگر یہ قول ان کا شاذ وفاذ ہے۔ ہم ان سے اس مسئلے میں موافقت نہیں کرتے ہیں۔ ابن قیم نے کچھ اوپر بیس وجہ سے اس مسئلہ کو راجح کہا ہے۔ یہ لوگ اگرچہ اسلام میں کبر آئمہ ہیں لیکن حق اکبر تر ہے یہ قول ظاہر کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ کوئی حاجت صرف نصوص ظاہرہ کی ان کے ظواہر الفاظ واصوات معنی ہے۔ اس جگہ نہیں ہے۔ شیخ حنبلی نے اس باب میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ اور اس باب میں ایک رسالہ سید محمد بن اسماعیل اور قاضی محمد بن علی شوکانی کا بھی ہے۔ حاصل ان رسائل کا یہ ہے کہ جنت اور نار باقی رہیں گے۔ اور اہل جنت اور نار ہمیشہ اس میں خالد ومخلود ہوں گے۔ کسی کو فنا نہ ہوگی،۔ یہی حق ہے اور کتاب وسنت واجماع ائمہ امت بھی اسی پر دلیل ہے۔ قرطبی نے کہا کہ علماء اہل سنت کا اس پر اجماع ہے۔ کہ اہل نار مخلد ہوں گے۔ کبھی اس سے باہر نہ نکلیں گے۔ جیسے فرعون۔ ہامان۔ قارون۔ اور ہر کافر متکبر کے لئے نار جہنم متعین ہے۔ یہ اس آگ میں مریں گے نہ جئیں گے اللہ نے ان سے وعدہ عذاب الیم کا کیا ہے۔ کُلّما نَضِجَت جُلودُھُم بَدَّلنٰھُم جُلودًا غَیرَھا لِیَذوقُوا العَذابَ .... ٥٦ ۔ نیز اہل سنت کا اس پر اجماع ہے۔ کہ نار میں کوئی مومن باقی نہیں رہے گا۔ خود واسطے کافر جامد کے ہے۔ اس جگہ بعض علماء سے لغزش ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک دن ہر کافر مبطل شیطان بھی آگ سے خارج ہوکر جنت میں جائے گا۔ اور یہ بات عقلا جائز ہے کہ صفت غضب کی منقطع ہوجائے۔ سو جواب اس کا یہ ہے کہ عقلا یہ بھی جائز ہے۔ کہ صفت رحمت کی منقطع ہوجائے اور اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ انبیاء واولیاء معاذ اللہ معذب فی النار ہوں۔ (نعوذ باللہ من ذلک) اور یہ عقیدہ فاسد مردود ہے۔ اس لئے کہ جو اللہ سب سچوں کا سچا ہے۔ اور اسکا وعدہ سب سے زیادہ پکا ہے۔ اس نے اہل جنت کے حق میں یوں فرمایا ہے۔ عَطاءً غَیرَ مَجذوذٍ ١٠٨ اور فرمایا۔ لَھُم أَجرٌ غَیرُ مَمنونٍ ٨

یعنی غیر مقطوع اور فرمایا ہے۔ لَھُم فیھا نَعیمٌ مُقیمٌ ٢١ خٰلِدینَ فیھا أَبَدًا اور کفار کے حق میں کہا ہے کہ۔ وَلا یَدخُلونَ الجَنّةَ حَتّیٰ یَلِجَ الجَمَلُ فی سَمِّ الخِیاطِ وَکَذٰلِکَ نَجزِی المُجرِمینَ ٤٠ ۔ اور فرمایا ہے۔ فَالیَومَ لا یُخرَجونَ مِنھا وَلا ھُم یُستَعتَبونَ ٣٥

اور یہ واضح ہیں۔ عقول کو بھی اس جگہ کوئی دخل نہیں ہے،۔ اس اعتقاد کی جڑ تو پہلے ہی اجماع نقول سے کٹ گئی ہے۔ وَمَن لَم یَجعَلِ اللَّہُ لَہُ نورًا فَما لَہُ مِن نورٍ ٤٠ انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ شاید مراد قرطبی کی اس جگہ امثال شیخ ابن عربی ہیں۔ اس لئے کہ ان کے اتباع اسی طرف گئے ہیں۔ غالبا ان حضرات کی نظر میں جانب رحمت وسبق کرم کی راجح ٹھری ہے۔

بخاری میں ہے۔ سبقت رحمتی علی غضبی یا بنیاد اس قول کی اس بات پر ہے۔ وعید میں خلف جائز ہے۔ اور وعد میں ناجائز لیکن اس میں شک نہیں کہ ظاہر نظم قرآنی اور واضح نص اس خلود اہل دارین پر جنت ونار میں دلیل ہے۔ اور یہی حق ہے۔ مطابق اولہ شرعیہ مجمع علیھا کے بلکہ خود شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ایک سوال کے جواب میں یہ لکھا ہے۔ "بالجملہ جنت ونار لوح وقلم عرش وکرسی۔ حور وقصور کو بوقت نفع صور کے فنا نہ ہوگی۔ اس لئے کہ یہ واسطے

(بقا کے پیدا کیئے گئے ہیں۔ یہ تو ابد الاباد تک بلا انقطاع معہ موالی خود باقی و خالد رہیں گے۔ (فقط از حضرت نواب صدیق حسن کان بھوپالی کتاب نزیر العریان ص 7 تا 10 مطبوعہ مفید عام آگرہ 1206ھ سے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 155

محدث فتویٰ